شانِ رفاعی

صفحات 17

سات اولیاءِ کرام کی سات خوشخبریاں 01

بچوں پر شفقت 07

امام رفاعی اور اولیائے اُمّت 11

ملفوظاتِ احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ 15

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

شانِ رفاعی

دُعائے عطّار یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”شانِ رفاعی“ پڑھ یا سُن لے اُس کو امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فیضان نصیب فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کریم کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”بے شک تمہارے نام مع شَناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔“ (مصنّف عبدُ الرزّاق ج۲ص۱۴۰ حدیث ۳۱۱۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سات اولیاءِ کرام کی سات خوشخبریاں

ایک چھوٹا اور پیارا سا بچہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے قریب سے گُزرا تو وہ بُزرگ اُس بچے کو دیکھنے لگے۔ اُن میں سے ایک نے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھا اور کہنے لگے: وہ بابرکت درخت ظاہر ہوچکا ہے، دوسرے نے فرمایا: اُس درخت سے کئی شاخیں (Branches) نکلیں گی، تیسرے نے کہا: کچھ عرصے میں اس درخت کا سایہ (Shade) طویل ہو جائے گا، چوتھے نے فرمایا: کچھ عرصے میں اس کا پھل زیادہ ہوگا اور چاند چمک اُٹھے گا، پانچویں نے فرمایا: کچھ عرصے بعد لوگ ان سے کرامات کا ظہور دیکھیں گے اور بہت زیادہ ان کی جانب مائل ہوں گے، چھٹے نے فرمایا: کچھ ہی عرصے بعد ان کی شان و عظمت بلند ہوجائے گی اور نشانیاں ظاہر ہوجائیں گی، ساتویں نے فرمایا:

نجانے (برائی کے) کتنے دروازے ان کی وجہ سے بند ہو جائیں گے؟ اور بہت سے لوگ ان کے مُرید ہوں گے۔ (جامع کرامات الاولیاء ج۱ ص۴۹۰، مرکز اھلسنّت برکات رضا ھند)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے جس نے ہمارے دِلوں میں اولیاءِ کرام رَحمۃُ اللہ عَلَیہِم کی محبت پیدا فرمائی ہے ابھی جس نیک اور باکرامت بچے کا ذکر ہوا یہ کوئی اور نہیں بلکہ سلسلۂ رفاعیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُحیُ الدین سَیِّد ابُوالعباس احمد کبیر رفاعی حسینی شافعی رَحمۃُ اللہ عَلَیہ تھے۔ آپ نواسۂ رسول حضرتِ سیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اولاد میں سے ہیں۔ (سیرت سلطان الاولیا ص۲۲ ملتقطاً، وغیرہ، الزاویۃ الرفاعیہ کراچی)

آیئے! حصولِ برکت کیلئے ان کا ذکرِ خیر سُنتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃ۔ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وَقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج۷ ص۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰، دارالکتب العمیۃ بیروت)

دیدارِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اور خوشخبری

آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش سے 40 دن پہلے آپ کے ماموں حضرت سیِّد منصور بطائحی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو خواب میں اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا دیدار ہوا، دیکھا کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ارشاد فرما رہے ہیں: اے منصور! 40 دن بعد تیری بہن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام احمد رکھنا اور جب وہ کچھ سمجھدار ہو جائے تو اُسے تعلیم کے لئے شیخ ابُوالفضل علی قاری واسطی کے پاس بھیج دینا اور اس کی تربیَت سے ہرگز غفلت نہ برتنا۔ اس خواب کے پورے 40 دن بعد حضرت سَیِّدُنا

احمد کبیر رفاعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی ولادت ہوگئی۔ (طبقات الصوفیۃ للمناوی ج ٤ص ١٩١، دار صادر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماموں جان کے زیرِ تربیت

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے سات سال کی عمر میں قرآنِ کریم حفظ (یعنی زبانی یاد) کیا، اسی سال آپ کے ابو جان کسی کام کے سلسلے میں بغداد تشریف لے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوگیا۔ ابو جان کے انتقال کے بعد آپ کے ماموں جان شیخ منصور رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے آپ اور آپ کی امی جان کو اپنے پاس بلالیا تاکہ اپنی سرپرستی میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رکھ سکیں، قرآنِ پاک تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ پہلے ہی حفظ کرچکے تھے لہٰذا کچھ دنوں بعد حضرت شیخ منصور رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکمِ پاک کے مطابق واسط میں حضرت شیخ علی قاری واسطی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی خدمت میں علم حاصل کرنے کے لئے آپ کو بھیج دیا، شیخ علی قاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ اُستاد صاحب کی بھرپور شفقت اور اپنی خُداداد صلاحیت کے نتیجے میں سید احمد کبیر رفاعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے صرف 20 سال کی عمر میں ہی تفسیر، حدیث، فقہ، معانی، منطق و فلسفہ اور تمام مُرَوَّجہ علومِ ظاہری حاصل کرلئے اور ساتھ ہی اپنے ماموں جان شیخ منصور بَطائحی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ سے علومِ باطنی بھی حاصل کرنے لگے، اللہ پاک کی رحمت سے آپ نے باطنی عُلوم میں بھی بہت جلد کمال حاصل کرلیا۔ (سیرت سلطان الاولیا، ص ٤٥ تا ٤٦، ملخصاً، وغیرہ)

سَجادہ نشینی کا واقعہ

جب حضرت سیِّدُنا شیخ منصور رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کی زوجہ

محترمہ نے عرض کی: اپنے بیٹے کے لئے خِلافت کی وَصیّت کردیں، شیخ منصور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: نہیں بلکہ میرے بھانجے احمد کے لئے خلافت کی وصیت ہے، زوجہ محترمہ نے جب اصرار کیا تو آپ نے اپنے بیٹے اور بھانجے امام رفاعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو بُلوایا اور دونوں سے فرمایا: میرے پاس کھجور کے پتے لاؤ، بیٹا تو بہت سے پتے کاٹ کر لے آیا مگر سیِّدُنا امام رفاعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کوئی پتا نہ لائے، وجہ پوچھی تو حکمت سے بھرپور جواب دیتے ہوئے عرض کی: میں نے سب کو اللہ کی تسبیح کرتے ہوئے پایا، اسی لئے کسی پتے کو نہیں کاٹا، جواب سُن کر شیخ منصور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اپنی زوجہ محترمہ کی طرف مسکرا کر دیکھا اور فرمایا: ”میں نے بھی کئی مرتبہ یہی دعا کی تھی کہ میرا خلیفہ میرا بیٹا ہو مگر مجھ سے ہر مرتبہ یہی فرمایا گیا کہ تمہارا خلیفہ تمہارا بھانجا ہے۔“ لٰہذا 28 سال کی عمر میں سیّد احمد کبیر رفاعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو ماموں جان کی طرف سے خلافت عطا ہوئی اور اسی سال شیخ منصور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا انتقال ہو گیا۔ (بهجة الاسرار، ص ۲۷۰ وغیرہ، دار الکتب العلمیه)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیه واٰلہٖ وسلَّم

نَوافل کی کثرت

آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھا کرتے جن میں ایک ہزار مرتبہ سورۃُ الاخلاص پڑھتے نیز روزانہ دو ہزار مرتبہ اِستِغفار بھی کرتے۔ (طبقات الصوفیة ج۲ ص۲۲۵)

عبادت میں گزرے مری زندگانی   کرم ہو کرم یا خدایا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مخلوقِ خدا پر شَفْقت

جب آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ دُھوپ میں چل رہے ہوتے اور کوئی ٹِڈی آپ کے

کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ جاتی تو جب تک اُڑنہ جاتی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔

(طبقاتِ کبریٰ للشعرانی جزء۱ ص۲۰۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کُتے پر رَحم

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے خارش زَدہ کتے کو دیکھا جسے بستی والوں نے باہر نکال دیا تھا، آپ اسے جنگل میں لے گئے اور اس پر سائبان (یعنی بارش اور دھوپ سے بچانے کے لئے چھپر) بنایا نیز اسے کھلاتے پلاتے اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھتے رہے حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی بھرپور توجُّہ کے نتیجے میں جب وہ تَندرُست ہو گیا تو آپ نے اسے گرم پانی سے نہلا کر صاف سُتھرا کر دیا۔ (طبقاتِ کبریٰ للشعرانی جزء۱ ص۲۰۰)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اِس مبارک انداز میں ہمارے لئے بہترین سبق ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ انسان تو انسان جانوروں سے بھی بد سُلوکی نہ کریں اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئیں کیا خبر ہمارا یہی عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور ہماری مغفرت و بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ایک فاحشہ (یعنی بدکار) عورت کی صرف اِس لئے مغفرت فرما دی گئی کہ اس کا گزر ایک کتے کے پاس سے ہوا جو کنویں کی مُنڈیر (well parapet) کے پاس پیاس کے مارے ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ شدتِ پیاس سے مر جاتا۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی عمل اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔ (بخاری ج۲ ص۴۰۹ حدیث ۳۳۲۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کوڑھیوں اور اَپاہجوں کی خدمت

حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یہ بھی معمول شریف تھا کہ مریضوں اور اپاہجوں (پاؤں سے معذور افراد) کے پاس جاتے اور ان سے ہمدردی بھرا سلوک کرتے، ان کے کپڑے دھوتے، ان کے سر اور داڑھی سے میل صاف کرتے، ان کے پاس کھانا لے جاتے ان کے ساتھ مل کر کھاتے اور بطورِ عاجزی ان سے دُعائیں کرواتے، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ گاؤں کے کسی شخص کی بیماری کا سنتے تو اس کے پاس جاکر اس کی عیادت کرتے اگرچہ راستہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہوتا اور (کبھی کبھار) جانے آنے میں ایک دو دن لگ جاتے، کبھی یوں بھی ہوتا کہ آپ راستوں پر کھڑے ہو کر نابیناؤں کا انتظار کرتے اگر کوئی مل جاتا تو ہاتھ پکڑ کر انہیں منزل تک پہنچادیا کرتے۔ (طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، جزء ۱ص۲۰۰ بتغیر)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! غریبوں اور بیماروں کی مدد کرنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے، اللہ پاک توفیق دے تو ہمیں اپنے اطراف میں رہنے والے عاشقانِ رسول مسلمان پڑوسیوں وغیرہ کے دُکھ درد میں کام آنا چاہیے۔ اللہ پاک کے رحمت والے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے دنیا کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دور کردے اللہ پاک اس کی قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دور فرمادے گا اور جو کسی تنگ دست پر دنیا میں آسانی کردے اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمادے گا اور جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کریگا اللہ کریم اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ پاک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ (ترمذی ج ۳ص ۷۳ حدیث ۱۹۳۷)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارب
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچّوں پر شَفْقت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندے کسی کا دل نہیں دکھاتے چنانچہ حضرتِ سیّدنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا گزر ایک مرتبہ چند بچّوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو دیکھا تو وہ ہیبت (یعنی رُعب) کی وجہ سے بھاگ گئے، آپ ان کے پیچھے گئے اور فرمایا: میری وجہ سے تم ہیبت (Fear) میں مبتلا ہوئے لہٰذا مجھے مُعاف کردو اور اپنا کھیل جاری رکھو۔

(طبقاتِ کبریٰ للشعرانی جزء ۱ ص ۲۰۰)

مرے اخلاق اچّھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابند سنت یارسولَ اللہ!

(وسائل بخشش ص ۱۸۶، مکتبۃ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمر رسیدہ لوگوں پر شَفْقت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جب کسی بڑی عمر کے شخص کو دیکھتے تو اس کے محلے والوں کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے ہوئے یہ حدیثِ پاک سناتے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو بوڑھے مسلمان کی عزت کرتا ہے اللہ پاک اس کے بڑھاپے کے وقت کسی اور کو اس کی عزت کرنے پر مُقرر فرما دیتا ہے۔

(طبقاتِ کبریٰ للشعرانی جزء ۱ ص ۲۰۰، ترمذی ج ۳ ص ۴۱۱ حدیث ۲۰۲۹، دار الفکر بیروت)

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جو شخص بوڑھے مسلمان کا صرف اس لیے احترام کرے کہ اس کی عمر زیادہ ہے، اس کی عبادات مجھ سے زیادہ ہیں، یہ مجھ سے پرانے اسلام والا ہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ دنیا میں وہ دیکھ لے گا کہ اس کے بڑھاپے کے وقت لوگ اس کا احترام کریں گے۔ اس وعدے میں فرمایا گیا کہ ایسا آدمی درازِ عمر (یعنی لمبی عمر) بھی پائے گا، دنیا میں مال، عیش، عزّت بھی اسے ملے گی آخرت کا اجر اس کے علاوہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص ۵۶۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

مسکینوں اور بیواؤں کی دادرسی

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سفر سے واپسی پر جب اپنی بستی کے قریب پہنچتے تو سامان باندھنے والی رسی نکال لیتے اور لکڑیاں جمع کر کے اپنے سَر پر رکھ لیتے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دیکھا دیکھی دیگر فُقَرا بھی ایسا ہی کرتے اور شہر میں داخل ہو کر بیواؤں، مسکینوں اپاہجوں، بیماروں، نابیناؤں اور بوڑھوں میں وہ تمام لکڑیاں تقسیم کر دیتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کبھی بھی بُرائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے۔ (طبقاتِ کبریٰ للشعرانی جزء۱ ص ۲۰۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا طرزِ زندگی کس قدر خوب تھا کہ کہیں جانوروں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتے تو کہیں بیماروں کی تیمار داری کیا کرتے، کہیں محتاجوں اور پریشان حالوں کی دَسْت گیری فرماتے تو کہیں نابیناؤں اور عمر رسیدہ لوگوں کی خَیر خواہی اور دِلجوئی فرمایا کرتے، غرض یہ حضرات مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ ذیشان: خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ یعنی بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ (جامع صغیر ص۲۴۶ حدیث ۴۰۴۴،

کی عملی تصویر ہوا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی ودِلجوئی سے پیش آنا چاہیے۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خیر خواہی اور دِلجوئی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: مسلمانوں کی دِلجوئی کی اَہمیّت بہُت زیادہ ہے۔ چُنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ کو زِیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔(معجم کبیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹، دار احیاء التراث العربی بیروت) واقعی اگر اس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغُمگساری میں لگ جائیں تو آناًفاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحَبَّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (فیضان سنت ج ۱ ص ۱۲۴۴، مکتبۃ المدینہ کراچی)

مسلماں مسلمان کے خوں کا پیاسا ہوا وقت آیا عجب یاالٰہی
سبھی ایک ہوجائیں ایمان والے پئے شاہِ عالی نسب یاالٰہی

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجھے میرا عیب بتاؤ

ایک دن حضرتِ سیّد احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بطورِ عاجزی اپنے مریدوں سے فرمایا: تم لوگوں نے میرے اندر کوئی خامی دیکھی ہو تو مجھے بتادو، ایک مرید نے کھڑے ہوکر عرض کی: یاسیدی! آپ میں ایک بہت بڑا عیب ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: اے میرے بھائی! کون سا عیب؟ اس نے (بھی عاجزی پر مبنی جواب دیتے ہوئے) عرض کی: ہمارے جیسے (بُرے لوگوں) کو اپنی صحبت سے نوازے رکھنا۔ یہ سن کر سب مرید رونے

لگے ساتھ ہی ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھیں بھی اَشکبار ہو گئیں اور فرمانے لگے: میں تمہارا خادم ہوں، میں تم سب لوگوں سے کم تر ہوں۔ (طبقاتِ کبریٰ للشعرانی جزء ۱ ص ۲۰۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ولایت کے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود کس قدر عاجزی و اِنکساری فرماتے۔ یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ میں ہمارے لئے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ عاجزی صرف اللہ پاک کی رضا کی خاطر ہونی چاہیے کیونکہ یہی عاجزی عظیم ثواب اور ترقّیِ درجات کا باعث بن سکتی ہے اگر کوئی شخص ریاکاری کیلئے عاجزی کرتا ہے تو ایسی عاجزی وبالِ جان بھی بن سکتی ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جھوٹی عاجزی سے بچنے کی ترغیب دیتے ہوئے مدنی انعام نمبر 42 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق اور ریاکاری کا اِرتکاب تو نہیں کیا؟ مثلاً اس طرح کہنا کہ میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں وغیرہ جب کہ دل میں خُود کو حقیر نہ سمجھتا ہو۔

فرمانِ غوثِ اعظم پر گردن جُھکالی

بَھْجَۃُ الْاَسْرار میں ہے کہ قطبِ رَبّانی، شہبازِ لامکانی، مُحْیُ الدّین حضرت سیّد عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جس وقت قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ (میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) فرمایا تو حضرت سَیّد احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی گردن جھکا کر عرض کی: عَلٰی رَقَبَتِیْ (میری گردن پر بھی آپ کا قدم ہے) حاضرین نے عرض کی: حضور! آپ یہ کیا فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت بغداد میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ کا اعلان فرمایا ہے

اور میں نے گردن جھکا کر تعمیل ارشاد کی ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص۳۳، ملخصاً)

اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد28 صفحہ 388 پر حضرت خضر مَوْصِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت سرکارِ غوثیت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حُضور حاضر تھا میرے دل میں خطرہ آیا کہ شیخ احمد رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کروں، حُضور نے فرمایا: کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں، حُضُور (غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے تھوڑی دیر سَر مُبارَک جھکایا پھر مجھ سے فرمایا: اے خضر! لو یہ ہیں شیخ احمد۔ اب جو میں نے دیکھا تو اپنے آپ کو حضرت احمد رفاعی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے پہلو میں پایا اور میں نے اُن کو دیکھا کہ رُعب دار شخص ہیں میں کھڑا ہوا اور انہیں سلام کیا، اس پر حضرت رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے خضر! وہ جو شیخ عبد القادر کو دیکھے جو تمام اولیا کے سردار ہیں وہ میرے دیکھنے کی تمنّا (کیوں کرتا ہے؟) میں تو انہیں کی رَعِیَّت (یعنی ماتحتوں) میں سے ہوں، یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہو گئے پھر حُضور سرکارِ غوثیت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصالِ اقدس کے بعد بغداد شریف سے حضرت سیِّدی احمد رفاعی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کی زیارت کو اُمِّ عبیدہ گیا انہیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اس دن حضرت شیخ عبد القادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ اس وقت کے دیکھنے نے کوئی اور زیادہ ان کی شناخت مجھے نہ دی۔ حضرت احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خضر! کیا پہلی (زیارت) تمہیں کافی نہ تھی؟

امام رفاعی اور اولیائے اُمَّت

امام رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عَظمت و رِفعت اور قدر و منزلت کے بیان میں بہت بڑے بڑے اولیا اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے ملفوظات ملتے ہیں آیئے ان میں

سے تین ہستیوں کے ملفوظات پڑھیئے۔

(1) کسی نے حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں امام رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: ان کا اَخلاق سَر تا پا شریعت اور قرآن وسُنَّت کے عین مطابق ہے اور ان کا دل اللہ ربُّ العزت کے ساتھ مشغول ہے۔ انہوں نے سب کچھ چھوڑ کر سب کچھ پالیا (یعنی رضائے الٰہی کی خاطر کائنات کو چھوڑا تو رَبّ کو پالیا اور جب رَبّ مل گیا تو سب کچھ مل گیا)۔ (سیرت سلطان الاولیا ص ۲۰۰، ملخصًا)

(2) ولیٔ کبیر حضرت سَیِّدُنا ابراہیم ہَوازِنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں سَیِّد احمد کبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کیا تعریف کر سکتا ہوں۔ ان کے جسم کا ہر بال ایک آنکھ بن چکا ہے جس کے ذریعہ وہ دائیں بائیں، مشرق و مغرب ہر سمت میں دیکھتے ہیں۔ (سیرت سلطان الاولیا ص ۲۰۰، ملخصًا)

(3) اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سُنَّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آپ کا شمار اَقطابِ اربعہ سے ہے یعنی ان چہار میں جو تمام اَقطاب میں اعلیٰ وممتاز گنے جاتے ہیں۔ اَوّل حُضور پر نور سَیِّدُنا غوثُ الاعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، دُوم سَیِّد احمد رفاعی، سِوم حضرت سَیِّد احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سید ابراہیم دُسوقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم۔

دنیا میں جنّتی محل کی ضَمانت

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے مریدِ خاص حضرت سَیِّدُنا جمال الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خواہش پر ان کے لیے ایک باغ کی خریداری کیلئے گئے تو باغ کے مالک شیخ اسماعیل نے کہا کہ اگر اس باغ کے بدلے مجھے میری منہ مانگی چیز نہ ملی تو میں ہرگز نہ بیچوں گا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے اسماعیل! مجھے بتاؤ اس کی کیا قیمت چاہتے ہو؟ اس نے کہا: یاسَیِّدی! میں جنّتی محل کے بدلے ہی یہ باغ آپ کو

دے سکتا ہوں، آپ نے فرمایا: میں بھلا کون ہوتا ہوں جو مجھ سے جنّتی محل مانگ رہے ہو؟ مجھ سے دنیا کی جو چیز چاہو مانگ لو۔ اس نے کہا: مجھے دنیا کی کوئی چیز نہیں چاہیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنا سر جھکایا چہرے کی رنگت تبدیل ہو کر پیلی پڑ گئی تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا تو پیلاہٹ سُرخی میں تبدیل ہو گئی۔ پھر فرمایا: اسماعیل! جو تم نے مانگا تھا میں نے اس کے بدلے یہ باغ خرید لیا ہے۔ اس نے عرض کی: یاسَیِّدی! یہ بات مجھے لکھ کر عطا فرمادیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک کاغذ پر بِسْمِ اللّٰہ شریف لکھنے کے بعد یہ عبارت تحریر فرمادی: یہ وہ محل ہے جسے اسماعیل بن عبدُ الْمُنْعِم نے فقیر حقیر بندے احمد بن ابو حسن رفاعی سے خریدا ہے جس کے ضامن حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں، اس کا حُدُودِ اربعہ (یعنی باؤنڈری) یہ ہے کہ ایک طرف جنّتِ عدن ہے تو دوسری طرف جنّتِ ماوی ہے، تیسری جانب جنتِ خلد اور چوتھی جانب جنّتِ فردوس ہے، وہاں کی سب حوریں وغلمان، قالین، سازوسامان، نہریں اور سب درخت اس سودے میں شامل ہیں یہ محل اسماعیل کے دنیاوی باغ کے بدلے میں ہے، اللّٰہ پاک اس بات کا شاہد و کفیل ہے۔

پھر آپ نے وہ کاغذ تہہ کر کے شیخ اسماعیل کے حوالے کر دیا۔ وہ تحریر لے کر اپنے بچوں کے پاس آئے اور فرمایا: میں یہ باغ سَیِّدی احمد کو بیچ چکا ہوں، بچوں نے کہا: آپ نے کیوں بیچ دیا حالانکہ ہمیں تو اس کی ضرورت تھی؟ تو انہوں نے جنّتی محل ملنے کا واقعہ سنایا۔ بچوں نے کہا: ہم اس وقت راضی ہوں گے جب اس محل میں ہماری بھی شرکت ہو، فرمایا: وہ ہم سب کا باغ ہے۔ اس کے بعد وہ باغ حضرت سَیِّدُنا جمالُ الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حوالے کر دیا۔ کچھ مدت کے بعد شیخ اسماعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ انہوں نے زندگی ہی میں اپنے بیٹوں کو یہ وصیّت کر رکھی تھی کہ یہ تحریر میرے کفن میں رکھ دینا، لہٰذا

اگلے دن صبح ان کی قبر پر لکھا ہوا پایا "قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا" (یعنی ہمیں تو مل گیا جو سچّا وعدہ ہم سے ہمارے ربّ نے کیا تھا)۔ (جامع کرامات الاولیاء ج ا ص ۴۹۲، ملخصاً)

بہرے بھی کلام سن لیتے

حضرت سیّد احمد کبیر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی عادتِ مبارکہ تھی کہ بیٹھ کر بیان فرمایا کرتے، آپ کی آواز دور والے بھی اسی طرح بآسانی سن لیتے تھے جس طرح قریب والے سنتے، حتّٰی کہ آس پاس کی بستی والے اپنی چھتوں پر بیٹھ کر آپ کا بیان سنتے اور انہیں ایک ایک لفظ صاف سُنائی دیتا تھا، جب بہرے آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اللہ پاک آپ کی گفتگو سننے کے لیے ان کے کان کھول دیتا اور مشائخِ طریقت حاضر ہوتے تو دورانِ بیان اپنے دامن پھیلائے رکھتے جب امام رفاعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان سے فارغ ہوتے تو یہ حضرات اپنا دامن سینے سے لگا لیتے اور واپس آکر اپنے مریدوں کے سامنے ہر بات بیان کر دیتے۔ (طبقاتِ کبریٰ للشعرانی جزء ا ص ۱۹۹)

جہنّم سے آزادی کا پروانہ

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا امام رفاعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے دو مرید عبادت و ریاضت کے لئے صحرا میں موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے تمنّا کی کہ کاش! ہم پر جہنّم سے آزادی کا پروانہ نازل ہو جائے، اتنے میں آسمان سے ایک سفید کاغذ گرا، انہوں نے اسے اُٹھا کر دیکھا تو بظاہر کوئی عبارت تحریر نہ تھی، وہ دونوں اس کاغذ کو پیر و مرشد کے پاس لے گئے مگر واقعہ کا پس منظر نہ بتایا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے اس کاغذ کو دیکھا تو سجدے میں گر گئے، پھر سر اٹھا کر فرمایا: اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے میرے مریدوں کی جہنّم سے آزادی کا پروانہ دنیا ہی میں مجھے دکھا دیا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه سے عرض کی گئی:

حضور! یہ تو کورا کاغذ ہے، فرمایا: دستِ قدرت سیاہی وغیرہ کا مُحتاج نہیں یہ کاغذ نور سے لکھا ہوا ہے۔ (جامع کرامات الاولیاء ج ۱ ص ۴۹۳)

ملفوظاتِ احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

(1) جو اپنے اوپر غیر ضَروری باتوں کو لازم کرتا ہے وہ ضَروری باتوں کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔

(2) جو شخص یہ خیال کرے کہ اس کے اَعْمال اسے رَبِّ پاک تک پہنچادیں گے تو اس نے اپنا راستہ کھو دیا۔ (اپنے اعمال کے بجائے رحمتِ الٰہی پر نظر کرے۔)

(3) اللہ پاک غوث و قطب کو غیبوں پر مُطَّلَع فرمادیتا ہے پس جو بھی درخت اُگتا ہے اور پتّا سر سبز ہوتا ہے وہ سب جان لیتے ہیں۔

(4) جو اللہ پاک پر توکُّل کرتا ہے اللہ پاک اس کے دل میں حکمت داخِل فرماتا ہے اور ہر مشکل گھڑی میں اسے کافی ہو جاتا ہے۔

(5) کتنے ہی خوش ہونے والے ایسے ہیں کہ ان کی خوشی ان کے لئے مصیبت بن جاتی ہے اور کتنے ہی غمگین ایسے ہیں کہ ان کا غم ان کے لئے باعثِ نَجات بن جاتا ہے۔

(6) افسوس ہے ایسے شخص پر جو دنیا مل جانے پر اس میں مشغول ہو جاتا ہے اور چھن جانے پر حسرت کرتا ہے۔

(7) اللہ پاک سے مَحبَّت کی علامت یہ ہے کہ اولیاءُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے علاوہ تمام مخلوق سے وحشت ہو کیونکہ اولیا سے مَحبَّت اللہ پاک سے مَحبَّت ہے۔

آپ کی اولاد

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کثیر العیال بزرگ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے 12 صاحبزادے

اور 2 صاحبزادیاں تھیں، ان میں سے چار صاحبزادوں سے آپ کا سِلسلۂ نسب آگے چلا۔ (شان رفاعی، ص36)

زندگی کے آخری ایّام

آپ کے خادمِ خاص حضرت یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وصال سے پہلے سیّدی احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مرضِ اسہال (پیٹ کے مرض) میں مبتلا ہوئے، ایک ماہ تک اسی تکلیف میں مبتلا رہے اور 20 دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا، نیز زندگی کے آخری لمحات میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر نہایت رقت طاری تھی اپنا چہرہ اور داڑھی مبارک مٹی پر رگڑتے اور روتے رہتے، لبوں پر یہ دُعا جاری تھی یااللہ! عفو ودرگزر فرما، یااللہ! مجھے مُعاف فرمادے، یااللہ! مجھے اس مخلوق پر آنے والی مصیبتوں کے لیے چھت بنادے۔ (طبقاتِ کبریٰ للشعرانی جزء ۱ ص ۲۰۲، بتغیر)

بالآخر 78 سال اس دُنیا میں رہ کر مخلوقِ خدا کی رُشد وہدایت کا کام سَرانجام دینے کے بعد بروز جمعرات ۲۲ جمادی الاولی ۵۷۸ھ بمطابق 13 ستمبر 1182ء بوقتِ ظہر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس دنیا سے آخرت کا سفر اختیار کیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والے آخری کلمات یہ تھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

بعدِ وصال حاجت روائی

حضرت شیخ عمر فاروثی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کئی مرتبہ امام رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ آپ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے قبر مبارک سے باآواز بلند میری ایک حاجت کے بارے میں فرمایا: جا! تیری حاجت پوری کر دی گئی۔ (جامع کرامات الاولیاء ج ا ص ۴۹۱)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مسکینوں اور بیواؤں کی دادرسی	8
سات اولیاءِ کرام کی سات خوشخبریاں	1	مجھے میرا عیب بتاؤ	9
دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اور خوشخبری	2	فرمانِ غوثِ اعظم پر گردن جُھکالی	10
ماموں جان کے زیرِ تربیت	3	امام رفاعی اور اولیائے اُمَّت	11
سَجادہ نشینی کا واقعہ	3	دنیا میں جنّتی محل کی ضَمانت	12
نَوافل کی کثرت	4	بہرے بھی کلام سن لیتے	14
مخلوقِ خدا پر شَفْقت	4	جہنّم سے آزادی کا پروانہ	14
کُتّے پر رَحم	5	ملفوظات	15
کوڑھیوں اور اَپاہجوں کی خدمت	6	آپ کی اولاد	15
بچّوں پر شَفْقت	7	زندگی کے آخری ایام	16
عمر رسیدہ لوگوں پر شَفْقت	7	بعدِ وصال حاجت روائی	16

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گفتگو لکھ کر مُحاسبہ کرنے والے تابعی بُزُرگ

حضرتِ سیِّدنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے بیس سال تک دُنیاوی بات زَبان سے نہیں کی، جب صُبْح ہوتی تو قلم دَوات اور کاغذ لے لیتے اور دن بھر جو بولتے اُسے لکھ لیتے اور شام کو (اس لکھے ہوئے کے مطابق) اپنا مُحاسَبہ فرماتے۔ (احیاء العلوم، ج ۳ ص ۱۳۷)

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net